سوال

کیا یہ حدیث اسلامی مساوات کے خلاف ہے؟

جواب

الحمدللہ

یہ حدیث امام احمد، ابوداود، اور نسائی اور بیہقی وغیرہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اچھی خصلتوں اور اوصاف حمیدہ کے مالک افراد کی غلطیوں سے تجاوز کرو، لیکن حدود میں نہیں"

اس حدیث کے کئی ایک طرق ہیں جو کلام سے خالی نہیں، لیکن سب طریق مل کر یہ حدیث حسن درجہ تک پہنچتی ہے

اور حدیث کا معنی یہ ہے کہ:

اچھی ہیئت اور خصلت کے مالک شخص سے اگر کوئی غلطی ہوجائے تو اس سے تجاوز کیا جائے، جب تک وہ حدود اللہ میں شامل نہ ہو، اور حکمران تک پہنچ جائے تو اس پر اس کا قائم اور جاری کرنا واجب ہے

اور "اچھی خصلت اور اوصاف حمیدہ کے مالک" سے مراد عام لوگوں میں سے اہل مروءت اور اوصاف حمیدہ کے مالک افراد ہیں جن کی اطاعت دائمی ہے، اور ان کا عدل مشہور ہو، لیکن بعض اوقات ان کا قدم پھسل جائے اور ان سے غلطی کا ارتکاب ہوجائے اور گناہ کر بیٹھیں

ابن قیم رحمہ اللہ نے یہ معنی رد کرتے ہوئے کچھ اس طرح کہا ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل تقوی اور اطاعت گزار اور عباد کرنے والے افراد کو اوصاف حمیدہ اور اچھی خصلت کے الفاظ سے تعبیر نہیں کیا، اور نہ ہی متقین اور مطیع افراد کی تعبیر میں اللہ تعالی اور اس کے رسول کی کلام میں یہ عبارت ہے، اور ظاہر یہی ہے کہ اس سے مراد لوگوں کے مابین حسب وجاہ اور شرف رکھنے والے افراد ہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی نے انہیں باقی لوگوں پر ایک قسم کی تکریم وافضلیت کے ساتھ مخصوص کیا ہے، تو ان میں سے جو شخص خیر وبھلائی کے ساتھ مشہور ومعروف ہو حتی کہ اس قدم پھسل جائے، اور شیطان اسے گمراہ کردے تو ہم اسے سزا دینے میں جلدی نہیں کرینگے، بلکہ اس کی غلطی سے درگزر کیا جائیگا، جب تک وہ غلطی اللہ تعالی کی حدود میں شامل نہ ہوتی ہو، اور اگر حدود میں سے ہو تو پھر معاف نہیں ہوگی، کیونکہ حسب وشرف والے انسان پر بھی اس حد کا نفاذ اسی طرح متعین ہے جس طرح ایک کم تر درجہ کے شخص پر متعین ہے

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم سے پہلے لوگ صرف اس وجہ سے ہلاک کردیے گئے کہ جب ان میں سے کوئی حسب وشرف والا شخص چوری کرلیتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے، اور جب کوئی کمزور اور کم تر چوری کرلیتا تو اس پر حد نافذ کردیتے، اور اللہ کی قسم اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیٹی فاطمہ (رضی اللہ تعالی عنہا) بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا "

متفق علیہ

اس شریعت مطہرہ کے کامل ہونے کے اوصاف و محاسن میں سے یہ بھی ایک وصف ہے، اوراس کی سیاست کی یہ بھی ایک نشانی ہے، اور بندوں کے معاش اور معاد کی مصلحت میں اس شریعت کا انتظام ہے" انتہی کلامہ

جو کچھ بیان ہوا ہے اس سے اس حدیث کا معنی متعین ہو جاتا ہے کہ یہ حدیث اسلامی عدل و انصاف اور مساوات کے مخالف نہیں، بلکہ اس میں تو یہ بیان ہوا ہے کہ اگر کسی ایسی شخص سے کوئی غلطی ہو جائے جس کی عادت غلطی کرنا نہیں، اور نہ ہی وہ غلطی اللہ تعالی کی حدود میں سے کوئی حد ہو، اور اس پر تعزیر نہ لگانے میں کوئی خرابی اور فساد نہ پیدا ہو تو اس غلطی سے تجاوز کیا جائے

واللہ اعلم.